ڈاکٹر محمد حامد
استاد شعبہ اردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ،صوابی
ڈاکٹر سلمیٰ اسلم
استاد شعبہ اردو، ہوم اکنامکس کالج، جامعہ پشاور

نئی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ء اور بی ایس اردو کا نصاب

Dr. Muhammad Hamid
Associate Professor, Government College Swabi.
Dr. Salma Aslam
Lecturer in Urdu, Home Economics College, University of Peshawar.

New Education Policy 2020 and the Curriculum of BS Urdu

BS is the main phase of Pakistan's education system. Major portion of the higher education-seeking students reach this level of education. That is why, it carries much importance in the system. Its curriculum is going under continuous observation and consequent changes. Curriculum of BS Urdu also underwent three times changes since 2009. The curriculum was first developed by HEC in 2009. It was modified and updated in 2013. "The Undergraduate Education Policy 2020" is the latest document in this connection. The policy was issued to update the curriculum and conform it to the modern world needs. Practical and Job-oriented approach is the main focus of this policy which reflects in the nine weeks compulsory Standard Internship and entrepreneurship. In this article, the major changes and modifications suggested through this policy have been analyzed and the subsequent conclusion and recommendations have been presented.

Keywords: *BS Urdu, Education Policy, curriculum, general courses, discipline-specific courses, standard internship.*

تعلیم قوم کی تہذیب وتنویراورفلاح و ترقی کا بنیادی عمل ہے۔ قوموں کے عروج و زوال کے فیصلے تعلیمی درسگاہوں میں ہوتے ہیں۔ مضبوط، مربوط اور وابستہ بہ مقصود تعلیمی درسگاہیں قوم کی ترقی کے دماغ، جذبات اور ہاتھ تیار کرتی ہیں۔اذہان کی تدریب، جذبات کی تطہیر اور بازوئے مہارت کی تربیت کا

عمل درسگاہوں میں انجام پاتا ہے۔ کوئی قوم مضبوط نظامِ تعلیم کے بغیر وقت کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل تغیر پذیر دنیا مسلسل تغیر پذیر تعلیم کی متقاضی ہے۔ نہ زندگی کا پہیہ رک سکتاہے اور نہ ہی تعلیم کا عمل جمود برداشت کر سکتا ہے۔ یہ دونوں عناصر دنیا کی بوقلمونیوں کے ذمہ دار ہیں۔ دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔تعلیم کی اسی اہمیت کے بارے میں قومی تعلیمی پالیسی۲۰۱۷ءمیں لکھاہے:

> Education is the only source of human capital formation and producing responsible citizens in the country. The progress of a country or a nation depends on the quality education. Education is therefore considered as a prerequisite for combating poverty, raising productivity, improving living conditions, protecting the environment and making enlightened citizen. (1)

علم و عمل کی بنیاد پر ہی اقوام کی عزت و وقاراور تاثیر وترقی کی درجہ بندی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم کو سرمایہ کاری قرار دیا جاتا ہے اور اسی سے حیات و ارتقا کے ہر پہلو کی بہتری کی توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔

> Education is a vital investment for human and economic development and is influenced by the environment within which it exists. Changes in technology, employment patterns and general global environment require policy responses. Traditions, culture and faith combine to reflect upon the education system. The element of continuity and change remains perpetual and it is upon the society to determine its place and direction. (2)

جس طرح ترقی یافتہ ممالک اپنے تعلیمی نظام کا مسلسل جائزہ لے کے تبدیلیاں لاتے ہیں ، اسی طرح ترقی پذیر ممالک بھی تغیر و تبدل کے مراحل سے گزرتے ہیں۔ ہر ملک اپنے نظام کا جائزہ لے کر

تبدیلیاں لاتا ہے تا کہ وقت اور حالات کی ضروریات سے عہدہ بر آ ہو سکے۔ڈاکٹر پرویز اسلم شامی کے الفاظ میں:

> "علم کی ترقی کے ساتھ ساتھ تعلیمی نظریوں اور نفسِ مضمون میں بھی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں تعلیم کے مختلف پہلوؤں کو بھی متاثر کرتی ہیں اور ان میں سے جو اہم ہوں، منتخب کر کے نصاب میں شامل کر لی جاتی ہیں۔ ایسا نصاب جو طالب علم، مضمون اور معاشرے کی ضروریات اور وقت کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکے، تعلیمی لحاظ سے نامناسب اور بے مقصد تصور کیا جاتا ہے۔ اس لیے ماہرینِ تعلیم کا کہنا ہے کہ نصاب سازی ایک مسلسل عمل ہے، تا کہ بدلتے ہوئے تقاضوں اور معاشرتی اور انفرادی ضروریات پر خاطر خواہ توجہ دی جا سکے۔" [۳]

پاکستان میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے اور تعلیم میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں متعارف کرائی جا رہی ہیں۔ نصاب، تدریس اور جائزہ کے طریقوں میں یہ سب واضح طور پر جھلک رہا ہے۔ سالانہ نظام کو سمسٹر نظام میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ تدریس میں طلبہ کی شرکت بڑھائی جا رہی ہے۔ اسی طرح جائزہ میں اندرونی و بیرونی امتحانات کے علاوہ دیگر عملی اجزا کا حصہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

بیچلر آف سٹڈیز (بی ایس) کی ڈگری پاکستان میں ۲۰۰۹ء میں بی اے/ بی ایس سی کے متبادل کے طور پر متعارف کی گئی۔ بی اے/ بی ایس سی کا نظام سالانہ تھا جس میں صرف ایک امتحان کی بنیاد پر درجہ بندی کی جاتی تھی۔ بی ایس کا نظام سمسٹر پر شروع کیا گیا اور اس میں دو امتحانات کے علاوہ تفویضات ، پیشکشات اور حاضری کا بھی حصہ رکھا گیا۔ ملک میں دیگر مضامین اور شعبہ ہائے علم کی طرح اردو میں بھی بی ایس پروگرام متعارف کرایا گیا۔

کسی بھی تعلیمی منصوبے کا پہلا قدم نصاب کی تیاری ہوتا ہے۔ نصاب مجوزہ مقاصد کی روشنی میں اہداف کے حصول کا منظم اور قابلِ عمل منصوبہ پیش کرتا ہے۔

> Curriculum is the only mean to achieve the aims of education. It helps in determining the work of the teacher as well as that of the pupil. It plays key role in developing democratic values in students, such as liberty, equality, justice, respect for dignity of the individual, and group living. [4]

اردو کی تدریس کے سلسلے میں روایتی بی اے / بی ایس سی نظام کو بی ایس میں تبدیل کرنے کے پہلے قدم کے طور پر بی ایس اردو کا پہلا نصاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے زیرِ نگرانی ۲۰۰۹ ء میں تیار کیا گیا

اور ملک بھر میں عملدرآمد کے لیے پیش کیا گیا۔اس کے بعد ملک کی جامعات میں اس نظام کے مطابق بی ایس اردو کی ڈگری شروع کرائی گئی۔

بی ایس اردو کا پہلا نصاب فروری ۲۰۰۹ء میں تیار ہوا۔ اس نصاب کے مطابق بی ایس اردو کے لیے جو نمایاں مقاصد رکھے گئے وہ اعلی تعلیم کے لیے اہلیت، معاشی زندگی میں افادیت، عمرانی و فطری علوم سے آگاہی اور تحقیق و تنقید کی تربیت تھے۔[۵] بی ایس کے دیگر نصابات کی طرح اس نصاب کو بھی پانچ زُمرات:لازمی،عمومی، بنیادی ، تخصیصی اور تخصیصی اختیاری میں تقسیم کیا گیا۔[۶] لازمی (۹کورسز) ، بنیادی (۱۰ کورسز) اور تخصیصی (۱۳ کورسز) کورسز میں رد و انتخاب کی کوئی گنجائش نہیں تھی جبکہ عمومی کورسز کے زمرے کے ۱۵کورسز میں سے ۱۰ اور تخصیصی اختیاری کے ۱۲ میں سے ۴ کورسز منتخب کر کے پڑھنے تھے۔اس منصوبے کے مطابق چار سال میں۱۳۶ تدریسی گھنٹوں پر مشتمل کل ۴۶ کورسز پڑھنے تھے ۔لازمی ، عمومی اور بنیادی کورسز پہلے دو سالوں میں مکمل کیے جاتے تھے اور تخصیصی و تخصیصی اختیاری کورسز آخری دو سالوں میں پڑھائے جاتے تھے۔پہلے دو سال بی اے کی طرح عمومی تعلیم تھی اور آخری دو سال ایم اے کی طرح تخصیصی شعبے پر مبنی تھے ۔

۲۰۰۹ء کا نصاب چار سال تک رائج رہا۔ ۲۰۱۳ ء میں ہائر ایجوکیشن کمیشن نے نصاب پر نظر ثانی کے لیے کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی نے اپنا کام مئی ۲۰۱۳ء میں مکمل کر کے عملدرآمد کے لیے پیش کر دیا۔[۷] ۲۰۱۳ء کے نصاب میں بی ایس اردو کے لیے ۲۰۰۹ ء کے مقاصد ہی رکھے گئے۔ اس نصا ب میں نصاب سازوں نے دیگر کلیہ جات میں بطور عمومی مضمون پڑھانے کے لیے اردو اختیاری کا کورس بھی بنایا۔ اس کے علاوہ کورسز کی تعداد کم کر دی گئی۔ کورسز میں کچھ رد و بدل بھی کیا گیا ۔ کچھ کورسز نصاب سے خارج کیے گئے اور ان کی جگہ نئے کورسز شامل کیے گئے ۔ ۲۰۰۹ ء اور ۲۰۱۳ء کے نصابات کا تقابل ذیل کے جدول میں پیش کیا جا رہا ہے:

جایا گیا ہے								

۲۰۱۳ء کا نصاب ۲۰۲۰ء تک رائج رہا۔ ۲۰۱۸ء سے ۲۰۲۰ء تک ہائر ایجوکیشن کمیشن جامعات کو ہدایت نامہ جاری کرتی رہی کہ مروجہ روایتی دو سالہ بی اے /بی ایس سی اور ایم اے/ایم ایس سی کا نظام بند کر کے چار سالہ بی ایس کو اپنایا جائے ۔البتہ جہاں دو سالہ ڈگری چلانا ضروری ہو وہاں ایسوسی ایٹ ڈگری شروع کی جائے۔ چونکہ روایتی دو سالہ ڈگری کا سالانہ نظام بند کرایا جارہا تھا، اس لیے متبادل کے طور پر دو سالہ یا چار سالہ سمسٹر نظام دینا ضروری تھا۔اس مسئلے سے عہدہ بر آ ہونے کے لیے ۲۰۲۰ء میں حکومت نے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی وساطت سے انڈر گریجویٹ ڈگری اور پی ایچ ڈی ڈگری کی نئی پالیسیاں جاری کر دیں۔

ایسوسی ایٹ ڈگری اور بی ایس ڈگری کی تشکیلِ نو پر مشتمل پالیسی "Undergraduate Education Policy 2020" کے نام سے سامنے آئی۔اس پالیسی نے نئے نظام کے خدوخال اور مقاصد پیش کیے اور مجوزہ نصاب میں پیش کردہ علوم کی نئی زُمرہ بندی کی۔[۸] اوپر دیے گئے جدول میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ کہ بی ایس کا نصاب پانچ زُمرات : لازمی، عمومی ، بنیادی ، تخصیصی اور تخصیصی اختیاری پر مبنی ہے ۔ ۲۰۲۰ ء کی نئی پالیسی میں زُمرات بھی تبدیل کیے گئے اور عملدرآمد کے منصوبے میں بھی کچھ تبدیلیوں کی سفارش کی گئی۔اس پالیسی میں علوم کی تدریس و تدریب کو با مقصد اور عملی بنانے کے لیے تین بنیادی اہداف میں تقسیم کیا گیا :

1۔ عمومی علوم (General Education Requirement) شعبہ جاتی علوم (Disciplinary Requirement)، عملی تربیت(Practical Learning Requirement)۔ان اہداف و اجزائے نصاب کی تفصیل نیچے جدول میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے:

انڈر گریجویٹ ایجوکیشن پالیسی ۲۰۲۰ء												
عمومی علوم (General Education Requirement)							شعبہ جاتی علوم (Disciplinary Requirement)		عملی تربیت (Practical Learning Requirement)			
توسیعی علوم (Breadth Courses)			عملی مہارت پر مبنی علوم (Functional Skills Courses)		تہذیبی علوم (Civilizational Courses)		کورسز	عملی کام / تحقیقی کام	لازمی معیاری انٹرن شپ (Standard Internship)	کوئی اور عملی تربیت		
علوم و فنون (Arts and Humanities)	سماجی علوم (Social Sciences)	فطری علوم (Natural Sciences)	توضیحی تحریر (Expository Writing)	شماریاتی علوم (Quantitative Reasoning)	[illegible]	[illegible]	۱۔اختیاری(Optional)، ۲۔میجر(Major)، ۳۔مائنر(Minor)، ۴۔معاون (Distribution) کورسز	تربیتی/ عملی / تحقیقی کام (تحقیقی پراجیکٹ / مقالہ)	کسی سرکاری / نجی ادارے یا NGO میں ۹ ہفتے (۳۰۰ تا [illegible] گھنٹے) کا لازمی عملی کام و تربیت	[illegible]		
۲ کورسز ۶ کریڈٹ آورز	۲ کورسز ۶ کریڈٹ آورز	۲ کورسز ۶ کریڈٹ آورز	۳ کورسز ۹ کریڈٹ آورز	۲ کورسز ۶ کریڈٹ آورز	۱ کورس ۲ کریڈٹ آورز	۱ کورس ۲ کریڈٹ آورز	۲۵ کورسز ۷۲ کریڈٹ آورز	۲ کورسز کے برابر یا ۶ کریڈٹ آورز	تین کریڈٹ	تین کریڈٹ		
۱۳ کورسز ۳۹ کریڈٹ آورز							۲۷ کورسز ۷۸ کریڈٹ آورز					
میزان :							۴۰ کورسز		۱۲۰ کریڈٹ آورز			

ہوگی۔ چونکہ یہ حصہ ابتدائی دو سالوں پر مشتمل ہو گا اور اس میں مرکزی مضمون کے ساتھ دیگر علوم بھی پڑھے جائیں گے، اس لیے اس کے لیے پالیسی کے دستاویز میں ہی فریم ورک پیش کیا گیا ہے۔[۹]

سمسٹر اول	سمسٹر دوم	سمسٹر سوم	سمسٹر چہارم
ا۔فطری علومI-	ا۔ فطری علومII -	ا۔اختیاریI-	ا۔ میجر/مائنرI-
۲۔سماجی علومI-	۲۔ سماجی علومII-	۲۔ اختیاریII-	۲۔ میجر/مائنرII-
۳۔ شماریاتی علومI-	۳۔ شماریاتی علومII-	۳۔ دینیات	۳۔ میجر/مائنرIII-
۴۔ علوم و فنونI-	۴۔ علوم و فنونII-	۴۔ مطالعہ پاکستان	۴۔معاون علومI -

۵۔مہارتِ انشاI–	۵۔ مہارتِ انشاII–	۵۔ مہارتِ انشاIII–	۵۔ معاون علومII –
کورسز :۵ تدریسی گھنٹے :۱۵	کورسز :۵ تدریسی گھنٹے :۱۵	کورسز :۵ تدریسی گھنٹے :۱۵	کورسز :۵ تدریسی گھنٹے :۱۵
کل کورسز :۲۰		کل تدریسی گھنٹے :۶۰	

یہ چار سمسٹرانہی کورسز کے ساتھ بی ایس والے بھی پڑھیں گے اور ایسوسی ایٹ ڈگری والے بھی ۔ بی ایس میں داخل طلبہ بقیہ چا ر سمسٹر پڑھ کر ڈگری حاصل کریں گے جبکہ ایسوسی ایٹ ڈگری میں داخل طلبہ دو سالہ ڈگری حاصل کر کے آگے پانچویں سمسٹر میں داخلہ لے کر اپنی تعلیم جاری رکھیں گے یا ڈگری لے کر عملی زندگی میں قدم رکھ دیں گے۔ دو سال کی کامیاب تعلیم کے بعد بی ایس کے طلبہ کو بھی ایسوسی ایٹ ڈگری لینے کا حق حاصل ہو گا اگر وہ کسی وجہ سے تعلیمی سلسلہ برقرار رکھنے کے قابل نہ ہوں ۔

مندرجہ بالا مطالعاتی منصوبے کی تدریج کا ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ اس کے پہلے دو سمسٹر ہر ڈسپلن (بنیادی شعبۂ علم) کے لیے یکساں ہیں۔ یہ منصوبہ اس وجہ سے اپنایا گیا ہے کہ پہلے دو سمسٹروں کے دوران طالب علم کو اپنے رجحان، میلان اور کمزوری و صلاحیت کا اندازہ ہو جاتا ہے ۔ ان دو سمسٹروں کے دوران اس کے پاس کسی بھی دوسرے ڈسپلن میں جانے کا موقع موجود ہوتا ہے وہ کسی بھی دوسرے ڈسپلن میں بغیر وقت کے ضیاع کے جا سکتا ہے۔ اگر مخصوص شعبۂ علم کے کورسز پہلے سمسٹر سے شروع کیے جائیں تو پھر طالب علم کو یہ سہولت حاصل نہیں ہو سکے گی۔اس مقصد کے لیے ہر ادارے/جامعہ کو پابند بنایا گیا ہے کہ طلبہ کی درست مشاورت و رہنمائی کے لیےماہر افراد کا تقرر کیا جائے تاکہ ہر طالب علم کی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جا سکے۔(۱۰)

بی ایس کے پانچویں سمسٹر سے بنیادی مضمون کے کورسز ہی پڑھائے جائیں گے۔ یہ کورسز یا میجر ہوں گے یا مائنر۔ میجر سے مراد وہ کوسز ہیں جو بنیادی مضمون سے بلا واسطہ متعلق ہوں جب کہ مائنر کورسز اختیاری کورسز ہوں گے جو بنیادی مضمون کے علم کو بالواسطہ طور پر مضبوط بنائیں گے۔

> A Minor is *optional*. It is a secondary concentration of courses, ordinarily in an academic discipline that complements or is in addition to the Major.(11)

انسانی زندگی کا اہم ترین مسئلہ ہمیشہ معاش رہا ہے تاہم یہ بھی درست ہے کہ محض معاش ہی انسانی زندگی کا منتہائے مقصود نہیں۔لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ معاش سے آنکھیں بند کی جائیں

تو کاروانِ حیات رواں دواں نہیں رہ پائے گا۔ قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۰۹ء میں پاکستانی تعلیم کے اس مسئلے کے بارے میں لکھا ہے کہ پاکستان میں عام تعلیم Supply-Oriented ہے اور بہت زیادہ ڈگری یافتہ لوگ بھی بے روزگار ہیں،اس لیے تعلیم کو Demand-Driven بنایا جائے گا۔ یعنی جس قسم کے افراد کی ضرورت ہوگی تعلیم کے ذریعے ویسے لوگ تیار کیے جائیں گے۔[۱۲]

معاش و عمل کی اسی اہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئےاس پالیسی میں بطورِ خاص عملی پہلو پر توجہ دی گئی ہے۔ فارغ التحصیل طلبہ کو عملی زندگی کے لیے تیار کرنے اور روزگار کے ذرائع و امکانات سے روشناس کرنے کے لیے دو خصوصی اجزا نصاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ایک تحقیقی/ تجربی/ عملی پراجیکٹ ہے جس کے بھی دو پہلو ہیں ۔ایک پہلو اعلیٰ تعلیم یعنی پی ایچ ڈی میں داخلے کے لیے تیاری اور دوسرا پہلو عملی زندگی میں تحقیقی و تجربی مزاج اور طور طریق سے آگاہی پر مشتمل ہے۔ عملی تعلیم کا دوسرا پہلو ۹ ہفتے کی لازمی معیاری انٹرن شپ ہے جو طالب علم کے شعبہ علم سے متعلق عملی شعبے میں تربیت و مشق پر مشتمل ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی انٹر پرینیورشپ لیب، یوتھ کلب (ادارے کا میگزین یا اخبار، ڈرامہ کلب، ریڈنگ کلب، ڈیبیٹنگ کلب وغیرہ) یا کھیل میں شرکت بھی ڈگری کی ضرورت کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔[۱۳] یہ عناصر عملی تربیت و تیاری کے لیے انتہائی اہم اور ضروری ہیں اور طلبہ کو دورانِ تعلیم ہی اپنے پیشہ ورانہ زندگی کا خاطر خواہ اندازہ ہو جاتا ہے اور وہ ذہنی طور پر تیار ہو جاتا ہے۔

سال ۲۰۲۰ءکے بعد ایک اوراہم نکتہ یہ بھی ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے پی ایچ ڈی کے لیے بھی نئی پالیسی جاری کی ہے جس کے مطابق بی ایس کی ڈگری کے حامل طلبہ پی ایچ ڈی میں داخلہ لینے کے اہل ہیں۔[۱۴]

نصاب کے یہ عملی عناصر موجودہ دور کی اہم ضرورت ہیں۔ ہمارے تعلیمی نظام میں طلبہ روزگار و عملی زندگی کے بارے میں بالکل ہی بے خبر ہوتے تھے اور وہ روزگار کے میدان (جاب مارکیٹ) سے بالکل لا علم اور غیر تیار ہوتے تھے ۔اس جُز کی شمولیت سے تعلیمی نظام کی بہت بڑی خامی دور ہو جائے گی اگر اس پر واقعی عمل درآمد کیا گیا ۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور محکمۂ تعلیم کو اس پہلو پر خصوصی توجہ دینی چاہیے تاکہ اس نظام کا فارغ التحصیل طالب علم معاشرے کا کارآمد فرد ثابت ہو سکے۔ تاکہ وہ معاشرے کو اپنی مہارت کی صورت میں اپنا تعلیمی خرچ لو ٹانے کے قابل ہو سکے۔

حاصلات و نتائج:

۱۔۲۰۲۰ء کی پالیسی میں بی ایس/ ایسوسی ایٹ ڈگری کے نصاب کو تین بنیادی زمرات : عمومی علوم ،شعبہ جاتی علوم اور عملی تربیت میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ایک متوازن شخصیت کی تشکیل کی جا سکے۔

۲۔بی ایس کی ڈگری کے لیے کم از کم ۴۰ کورسز (۱۲۰ کریڈٹ آورز) اور ایسوسی ایٹ ڈگری کے لیے کم از کم ۲۰ کورسز (۶۰ کریڈٹ آورز) کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔
۳۔ عمومی علوم کو مزید تین ذیلی زمرات میں تقسیم کیا گیا ہے:توسیعی علوم(۶ کورسز) ؛ عملی مہارت والے علوم (۵ کورسز) ؛ تہذیبی علوم (۲ کورسز)۔ اس ذیلی زمرے کے کورسز کی تعداد ۱۳ (۳۹ کریڈٹ آورز) بنتی ہے ۔یہ علوم زندگی کے مختلف و متنوع جہات سے متعلق ہیں اور طلبہ کو زندگی کا ہمہ گیر فہم دلانے کا سبب بنتے ہیں۔یہ علوم انہیں دورِ جدید کے ضروری علوم کی بنیادی آگاہی فراہم کر کے زیست و زندگی کا وسیع شعور بخشتے ہیں۔
۴۔ شعبہ جاتی علوم میں چار ذیلی زمرات رکھے گئے ہیں :اختیاری کورسز (۲ کورسز) ؛ میجر کورسز (۱۳-۱۸ کورسز) ؛ مائنر کورسز (کم از کم ۴ کورسز) ؛ معاون کورسز (کم از کم۶ کورسز) ۔ اختیاری کورسز کے بارے میں پالیسی میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ چونکہ اسے شعبہ جاتی علوم میں رکھا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اس کا مرکزی مضمون سے بلا واسطہ یا بالواسطہ متعلق ہونا ضروری ہے۔ میجر کورسز کے حوالے سے پالیسی میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ مرکزی مضمون پر مبنی ہوں گے اور ان کی تعداد ۱۳ سے ۱۸ کے درمیان ہو گی۔مائنر کورسز کے بارے میں بھی واضح کیا گیا ہے کہ یہ اختیاری کورسز ہیں جو مرکزی مضمون کی تفہیم میں بلا واسطہ مدد اور اضافہ کرتے ہیں۔مائنر کورسز کی کم از کم تعداد ۴ ہوگی۔معاون ان کورسز کو قرار دیا گیا ہے جو مرکزی مضمون سے بالواسطہ متعلق ہوں اور اس کی فہم میں اضافہ کرتے ہوں۔ان کورسز کی کم از کم تعداد ۶ رکھی گئی ہے۔
۵۔شعبہ جاتی علوم میں تحقیقی و عملی کام کا جز بھی لازمی طور پر موجود ہے۔ ہر طالب علم نے کوئی تحقیقی یا عملی پراجیکٹ مکمل کرکے پیش کرناہے۔ یہ جز طلبہ کو ایک طرف اعلی تعلیم کی تحقیقی سطح یعنی پی ایچ ڈی کے لیے تیار کرتی ہے تو دوسری طرف زندگی کی طرف ان کا نقطہ نظر کومعروضی و تحقیقی بنانے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ عملی تحقیق کے مدارج سے گزر کر طلبہ کی توہم پرستی پر کاری ضرب پڑتی ہے اور وہ زندگی کے عملی تقاضوں کو معروضی تناظر میں دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔
۶۔اس پالیسی میں عملی تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ عملی تربیت کے ضمن میں دوذیلی زمرات پیش کیے گئے ہیں ۔ ایک لازمی معیاری انٹرن شپ اور دوسرا کسی اور عملی تربیت سے گزرنا۔ معیاری انٹرن شپ اپنے مرکزی مضمون و شعبہ ء علم سے متعلق کسی سرکاری/خود مختار ادارے یا NGO میں ۹ ہفتے (یا ۳۶۰ گھنٹے) کا لازمی عملی کام و تربیت لینا ہے اور اس کا باقاعدہ سرٹیفیکیٹ حاصل کرکے پیش کیا جائے گا ۔اس کے بعد ہی ڈگری جاری کی جا سکے

گی۔جامعہ اس بات کی پابند ہوگی کہ وہ اس مقصد کے لیے درکار اداروں سے معاہدات کرے اور پھر اس عمل کی رہنمائی و نگرانی کے لیے دفتر قائم کرے۔یہ دفتر نہ صرف طلبہ کی رہنمائی کرے گا بلکہ اس تمام سرگرمی پر نظر بھی رکھے گا اور طلبہ کے کام کے معیار کا جائزہ بھی لے گاتاکہ اس سے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جا سکیں۔ عملی تربیت کا دوسرا جز کسی انٹر پرینیورشپ لیب (لیکچرز، ٹیم ورک، تحقیقی خاکہ سازی،مقابلے، پیشکشات وغیرہ)؛ یوتھ کلب (گرین کلب، ڈراما کلب، کتاب بینی کلب، یونیورسٹی میگزین،اخبار، ریڈیو/ٹی وی سٹیشن) یا کسی جسمانی کھیل (کرکٹ، فٹ بال، والی بال وغیرہ) میں عملی کام کرنا ہے۔اس کا دورانیہ بی ایس کے لیے 4سمسٹر ز کے دوران چار گھنٹے فی ہفتہ جب کہ اے ڈی کے لیے 2سمسٹرز کے دوران 2 گھنٹے فی ہفتہ مقرر کیا گیا ہے۔ انٹرن شپ پر طالب علم لازماًاپنے شعبۂ علم میں ہی کرے گا جب کہ دوسرا جز کسی متعلقہ شعبے میں ۔[۱۵]

یہ جز بہت اہم اور ضروری ہے۔بی ایس کے نصاب میں اس جز کی بہت کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ اس کی شمولیت سے طلبہ کی عملی زندگی کی رہنمائی ممکن ہو سکے گی اور تعلیم کا یہ عمل ان کو عملی زندگی کی راہوں سے روشناس کر کے ان کی معاشی سمت کا تعین کر پائے گا۔اس جز کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے ۔ اس کے لیے اگر کریڈٹ اور نمبرات بھی رکھے جائیں تو اساتذہ اور طلبہ تب ہی اس کو سنجیدہ لیں گے اور اس کے مطلوبہ مقاصد حاصل ہو پائیں گے۔ بصورتِ دیگر اس کے نتائج زیادہ حوصلہ افزا نہیں ہوں گے۔

حوالہ جات

۱۔ National Education Policy 2017-25, Ministry of Education, Govt. of Pakistan, Islamabad, p. i

۲۔ National Education Policy 2009, Ministry of Education, Govt. of Pakistan, Islamabad, p.03

۳۔ پرویز اسلم شامی،ڈاکٹر، تعلیمی پیمائش،جانچ اور جائزہ، نیشنل بک فاؤنڈیشن،اسلام آباد،۲۰۰۸ء،ص ا

۴۔ Shahid, S.M., *Curriculum Development.* Majeed Book Depot, Lahore, 2000, p. 02

۵۔ بی ایس اردو نصاب کی ترتیب و تدوین، ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان، اسلام آباد ، ۲۰۰۹ء، ص۶

۶۔ ایضاً، ص ۹-۱۳

۷۔ بی ایس اردو چار سالہ: مجوزہ کورس، ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان، اسلام آباد ، ۲۰۱۳ء

۸۔ Undergraduate Education Policy, Higher Education Commission Pakistan, Islamabad, 2020.

۹۔ Ibid p. 08

۱۰۔ Ibid p.15

۱۱۔ Ibid p.06

۱۲۔ National Education Policy 2009, p. 10-11

۱۳۔ Undergraduate Education Policy 2020, p. 13

۱۴۔ HEC Ph.D Policy. Islamabad: Higher Education Commission Pakistan, 2020, p. 04

۱۵۔ Undergraduate Education Policy 2020, p. 15

References in Roman Script:

1. National Education Policy 2017-25, Ministry of Education, Govt. of Pakistan, Islamabad, p. i
2. National Education Policy 2009. Islamabad: Ministry of Education, Govt. of Pakistan. p. 03
3. Parvez Aslam Shami, Dr., Taaleemi Pemayish, Jaanch aur Jayeza, National Book Foundation, Islamabad, 2008, p. 01
4. Shahid, S.M., Curriculum Development. Majeed Book Depot, Lahore, 2000, p. 02
5. BS Urdu Nisab ki Tarteeb w Tadween, Higher Education Commission Pakistan, Islamabad, 2009, p. 06
6. Ibid pp.09-13
7. BS Urdu Chaar Saala: Mujawwaza Course, Higher Education Commission Pakistan, Islamabad, 2013
8. Undergraduate Education Policy. Islamabad: Higher Education Commission Pakistan, 2020.
9. Ibid p. 08
10. Ibid p. 15
11. Ibid p.06
12. National Education Policy 2009, pp. 10-11
13. Undergraduate Education Policy 2020, p. 13
14. HEC Ph.D Policy. Islamabad: Higher Education Commission Pakistan, 2020, p. 04
15. Undergraduate Education Policy 2020, p. 15